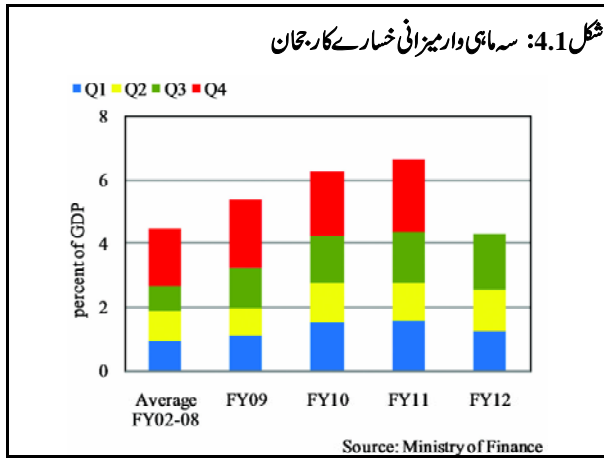


4 مالیاتی اقدامات اور سرکاری قرضہ



4.1 مالیاتی اقدامات

ایک اور مالی سال معیشت کے مالیاتی ڈھانچے میں کسی نمایاں تبدیلی کے بغیر گزر جانے والا ہے۔ تازہ ترین معلومات کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 12ء کے دوران میزانی خسارہ جی ڈی پی کے 4.3 فیصد کے برابر رہا جو گذشتہ سال کی طرح ہے۔ حکومت نے طے کیا تھا کہ م س 12ء کے مالیاتی خسارے کو جی ڈی پی کے 4.7 فیصد تک محدود رکھا جائے گا، یہ ہدف گذشتہ سال پورے کیے گئے ہدف یعنی 6.6 فیصد سے خاصا کم ہے۔

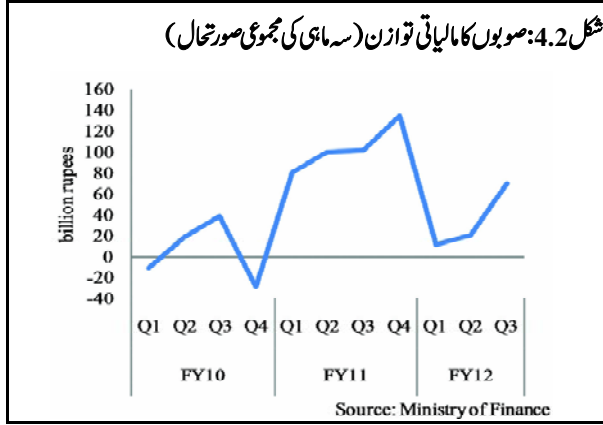
عام رجحان یہی رہا ہے کہ آخری سہ ماہی کے دوران مالیاتی دباؤ بلند ترین سطح پر ہوتا ہے (شکل 4.1) چنانچہ پورے مالی سال کا میزانی خسارہ ہدف سے آگے نکلنے کا امکان ہے۔ تاہم بعض پیکٹوں سے اندازہ ہو جائے گا کہ خسارہ گذشتہ سال کی سطح سے بڑھ جائے گا یا نہیں۔ مثال کے طور پر:

1- م س 12ء کا بجٹ اس خوش گمانی کی بنیاد پر بنایا گیا تھا کہ ٹیکس محاصل بڑھ جائیں گے، اتحادی سپورٹ فنڈ سے وصولیاں ہوں گی، اور تھری جی ایکٹیکٹرم لائسنسوں کی نیلامی سے آمدنی ہوگی۔ ایف بی آر نے جولائی تا مارچ مالی سال 12ء کے دوران ٹیکس محاصل میں اگرچہ 25.2 فیصد کی سال بسال نمو حاصل کر لی ہے تاہم سالانہ ہدف پورا کرنے کے لیے یہ ناکافی ہو سکتی ہے۔⁶⁵ اسی طرح تھری جی لائسنسوں سے اور اتحادی سپورٹ فنڈ سے وصولیاں بھی توقع کے مطابق نہیں رہیں۔ مزید برآں، پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی سے آمدنی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران 38 ارب روپے ہوئی جو 120 ارب روپے کے سالانہ ہدف سے خاصی کم ہے۔⁶⁶

2- محاصل کے حوالے سے اس بے یقینی کے عالم میں جاری اخراجات پر بعض بندشیں عین متوقع تھیں خاص کر اس لیے بھی کہ

⁶⁵ تیسری سہ ماہی کے اختتام تک ایف بی آر اپنے سالانہ ہدف کا صرف 65 فیصد حاصل کر سکا تھا جبکہ گذشتہ برسوں کے اوسط کے مطابق اس وقت تک وہ 69 فیصد ہدف پورا کر چکا تھا۔ اس تناظر میں ایف بی آر کو ٹیکس وصولی کا اپنا سالانہ ہدف پورا کرنے میں خاصی دشواری ہوگی۔

⁶⁶ فی الحال پی ڈی ایل ایندھن کے فی لٹر استعمال پر مقررہ شرح سے وصول کی جاتی ہے موٹر گیسولین پر 10 روپے، ایچ او بی سی پر 14 روپے، مٹی کے تیل پر 6 روپے، لائٹ ڈیزل آئل پر 3 روپے۔ تاہم تیل کے بلند عالمی نرخوں کا اثر کھٹانے کے لیے حکومت زیادہ تر مقررہ شرح سے کم رقم وصول کرتی آئی ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات کے نرخ گذشتہ برس سے زیادہ ہونے کے سبب ان کی طلب سست پڑ گئی، نیز کوئلہ اور دھتیں بھی عوامی ایندھن کی استعمال کرنے لگی ہیں۔



حکومت بجٹ میں مختص ترقیاتی اخراجات کو پوری طرح استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔⁶⁷ تاہم بجلی کے شعبے کو زراعت، سیلاب متاثرین کو ادائیگیوں، اور عمومی سرکاری اخراجات سمیت جاری اخراجات کے پیش نظر اب یہ حکومت کے عزم کا امتحان ہے کہ وہ اس 12ء کے باقی رہ جانے والے مہینوں میں اپنے اوپر مالیاتی بندشیں عائد کرتی ہے یا نہیں۔

3۔ دوسری طرف، صوبوں سے توقع کی جارہی تھی کہ وہ دوران سال 125 ارب روپے کی فاضل رقم حاصل کریں گے تاہم بظاہر وہ یہ ہدف پورا نہیں کر سکیں گے۔ صوبے جولائی تا مارچ مہینوں کے دوران صرف 69.9 ارب روپے فاضل رقم جمع کر سکے ہیں جو کہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران جمع ہونے والے فاضل 101.8 ارب روپے سے خاصے کم ہیں (شکل 4.2)۔

خسارے کی مالکاری کا جو طریقہ اپنایا گیا ہے وہ زیادہ تشویش ناک ہے۔ بیرونی مالکاری چونکہ محدود ہو چکی ہے اس لیے حکومت نے رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں ملکی ذرائع، خصوصاً بینکوں پر بھاری انحصار کیا ہے۔ اگرچہ تیسری سہ ماہی میں غیر بینک قرض گیری میں بھی تیزی آئی تاہم اگلے مہینوں میں اس کا تسلسل غیر یقینی ہے۔

جدول 4.1: مالی سال 12ء میں مالکاری کے اجزائے ترکیبی				
ارب روپے				
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی مجموعہ	مالکاری
257.2	275.3	362.3	894.9	مالکاری
-4.4	38.4	13.4	47.4	بیرونی
261.6	237.0	348.9	847.5	ملکی
142.1	54.4	207.2	403.7	غیر بینک قرض گیری
119.5	182.5	141.8	443.8	بینک سے قرض گیری
-103.5	227.9	70.8	195.2	اسٹیٹ بینک
223.0	-45.4	71.0	248.6	جدولی بینک
ماخذ: وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے				

مزید برآں، اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کی خود عائد کردہ سہ ماہی حد یعنی نصف قرض گیری کی بھی حکومت نے مہینوں 12ء کی تیسری سہ ماہی تک دوسری بار خلاف ورزی کی ہے۔⁶⁸ تیسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 70.8 ارب روپے قرض لیے جبکہ دوسری سہ ماہی میں 227.9 ارب روپے لیے تھے۔ جیسا کہ جدول 4.1 سے ظاہر ہے، جولائی تا مارچ مہینوں 12ء میں اسٹیٹ بینک سے مجموعی قرض گیری 195.6 ارب روپے ہے۔

⁶⁷ گذشتہ سال ترقیاتی اخراجات میں بڑی کٹوتی کے باوجود خسارہ جی ڈی پی کا 6.6 فیصد رہا تھا (حقیقی ترقیاتی اخراجات میرا پی میں مختص رقم کا 70 فیصد تھے)۔

⁶⁸ سرکاری قرض گیری کے بارے میں مزید جاننے کے لیے باب 3 دیکھئے۔

جدول 4.2: اخراجات کی تفصیل (جولائی تا مارچ)				
ہدف کا فیصد حصہ		ارب روپے		
م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	
70.8	69.9	2,634.3	2,278.5	مجموعی اخراجات
72.4	75.8	2,154.1	1,909.8	جاری اخراجات
جس میں سے				
78.9	72.6	624.5	507.4	سودی ادائیگی
70.3	75.8	348.0	335.1	دفاع
		36.5	39.3	سامانی خدمات *
57.1	38.5	421.0	282.2	ترقیات
58.7	40.4	375.6	246.5	پی ایس ڈی پی
46.8	79.9	45.4	35.7	دیگر (شامل پی آئی ایس پی)
		6.9	70.5	خالص قرض کاری
* اس میں صحت، تعلیم، تفریح اور سامانی تحفظ پر اخراجات شامل ہیں۔				
ماخذ: وزارت خزانہ				

جدول 4.3: گیس اور غیر گیس آمدنی (جولائی تا مارچ)				
ہدف کا فیصد حصہ		ارب روپے		
م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	
60.6	62.0	1739.4	1495.3	مجموعی آمدنی
63.8	62.8	1371.6	1117.6	گیس آمدنی
جس میں سے				
31.8	51.5	38.2	56.6	پیٹرولیم لیوی
51.1	59.7	367.9	377.7	غیر گیس آمدنی
جس میں سے				
32.9	30.5	40.3	36.3	سود اور منافع منقسمہ
77.0	67.6	154.0	125.0	اسٹیٹ بینک کا منافع
6.2	51.3	7.3	68.5	دفاع
58.9	73.0	14.7	21.9	گیس پر ترقیاتی سرچارج
62.8	141.3	15.8	17.0	خام تیل پر رعایت
94.3	86.1	45.3	40.9	تیل/گیس پر رائلٹی
ماخذ: وزارت خزانہ، ایف بی آر				

خسارے کی تسلیک پر حد سے زیادہ انحصار اور قلیل مدتی قرض گیری کا بڑھتا ہوا حصہ ظاہر کرتا ہے کہ جاری مالیاتی صورتحال پائیدار نہیں ہے خصوصاً اس لیے بھی کہ اجرائے ثانی کے خطرات بڑھ رہے ہیں اور گرانہ کی توقعات مستقلاً موجود ہیں۔ حکومت کے ایک حالیہ اقدام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مالیاتی آمدنی بڑھانے والے اقدامات کے بجائے نجکاری سے زائد رقوم حاصل کرنے پر زیادہ توجہ دے رہی ہے۔⁶⁹

4.2 اخراجات

جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران مجموعی اخراجات 15.6 فیصد بڑھے جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں 12.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس بلند نمو کا سبب ترقیاتی اخراجات میں اضافہ تھا جو تقریباً 50 فیصد بڑھ گئے (جدول 4.2)۔

گزشتہ برسوں کے برعکس اس سال وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے ترقیاتی منصوبوں میں زیادہ رقوم استعمال کیں۔ اگرچہ ایسے اخراجات سے ملک کی طویل مدتی نمو بہتر ہونی چاہیے تاہم اس سے سال کی آخری سہ ماہی میں ماکاری کا دباؤ بھی پیدا ہو جائے گا۔

4.3 محاصل

جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران مجموعی محاصل میں نمو 16.3 فیصد رہی جبکہ گزشتہ برس 6.7 فیصد رہی تھی۔ تاہم اس بلند نمو کے باوجود محاصل کا محض

60.6 فیصد سالانہ ہدف وصول کیا جاسکا جبکہ اب صرف ایک سہ ماہی کا وقت بچا ہے (جدول 4.3)۔

⁶⁹ کانینہ کمیٹی برائے نجکاری نے مارچ 2012ء کے تیسرے ہفتے میں پاکستان پیٹرولیم لیمنڈ (پی پی ایل) میں 2.5 فیصد سرکاری حصص فروخت کرنے کی منظوری دی۔ حکومت دوسرے سرکاری اداروں مثلاً نیشنل بینک، کوٹ ادو پاور کمپنی، اسٹیٹ لائف انشورنس، پاک عرب ریفرنسری کمپنی وغیرہ کے بھی سرکاری حصص فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس نمونے میں بنیادی سبب ٹیکس وصولی تھا، غیر ٹیکس وصولی سست رہی جس کی اہم وجہ اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت ہدف سے کم رقم کی وصولی تھی۔ غیر ٹیکس محاصل کی ایک اہم مد اسٹیٹ بینک کا منافع ہے، اس منافع کی منتقلی جولائی تا مارچ مہ 11ء کے مقابلے میں رواں مالی سال کے اسی عرصے کے دوران زائد رہی۔

ایف بی آر ٹیکس

جولائی تا مارچ مہ 12ء کے دوران ایف بی آر نے ٹیکس وصولی میں 25.5 فیصد سال بسال نمو حاصل کی جو مہ 11ء کے اسی عرصے میں ہونے والی 12.2 فیصد نمو سے نمایاں طور پر بہتر ہے۔ گذشتہ تین سہ ماہیوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ حالیہ اضافے کو سبب ٹیکس کے درآمدی جز اور براہ راست ٹیکسز سے بڑی مدد ملی (جدول 4.4)۔

جدول 4.4: جولائی تا مارچ مہ 12ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی						
ارب روپے						
خالص وصولی		سالانہ ہدف		فیصد نمو		
مہ 11ء	مہ 12ء	مہ 11ء	مہ 12ء	مہ 11ء	مہ 12ء	
381.6	478.7	626.9	743.6	11.5	25.4	براہ راست ٹیکس
422.7	568.4	633.4	836.7	13.9	34.5	سبب ٹیکس
212.0	312.9	-	-	22.6	47.6	درآمدات سے متعلق
210.7	255.5	-	-	6.3	21.3	ملکی
89.1	84.8	137.4	165	5.5	-4.8	وفاقی آبکاری محصول
12.4	6.6	-	-	31.6	-46.5	درآمدات سے متعلق
76.7	78.2	-	-	2.3	-1.9	ملکی
126.8	148.5	184.9	206.4	13.5	17.2	کشم ڈیوٹی
1020.1	1280.4	1558	1952.3	12.2	25.5	مجموعہ

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

اگرچہ یہ نمو امید افزا ہے تاہم یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھنی چاہیے کہ حالیہ وصولی اولین تین سہ ماہیوں کے مجموعی ہدف سے 131.3 ارب روپے کم ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ماضی کے برخلاف جب ایف بی آر نظر ثانی کے بعد اپنا سالانہ ہدف کم کر لیا کرتا تھا، اس سال ہدف تبدیل نہیں ہوا۔

ایف بی آر ٹیکس وصولی کا سالانہ ہدف 1,952 ارب روپے رکھتے ہوئے طریقہ کار میں کچھ بہتری بھی لایا تا کہ ٹیکس چوری میں کمی کی جائے۔ بالخصوص سات لاکھ نئے ٹیکس گزاروں کو ٹیکس کے دائرے میں لانے کا ہدف تھا جن سے اضافی 70 سے 80 ارب روپے وصول کیے جانے تھے، تاہم ایف بی آر نے نئے ٹیکس گزاروں سے اب تک ایک ارب روپے سے بھی کم وصول کر رہا ہے۔

سالانہ ہدف میں یہ بھی فرض کیا گیا تھا کہ ایف بی آر خدمات پر جی ایس ٹی وصول کرے گا تاہم حکومت سندھ نے اٹھارہویں ترمیم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، خدمات پر جی ایس ٹی اپنے نظام سے خود اکٹھا کرنے کا فیصلہ کیا چنانچہ حکومت سندھ کی جانب سے خدمات پر جی ایس ٹی کی وصولی بھی ایف بی آر کے ہدف اور حقیقی وصولی میں فرق کی ایک وجہ ہے۔

4.4 صوبائی مالیاتی کھاتے

صوبے م 12 ء کے بجٹ میں مجموعی طور پر 125 ارب روپے فاضل رقم ظاہر کرنے کے پابند تھے، اب جبکہ تین سہ ماہیاں گزر چکی ہیں یہ فاضل رقم 69.9 ارب روپے یعنی سالانہ ہدف کے 56 فیصد تک پہنچ سکی ہے (جدول 4.5)۔

جدول 4.5: صوبائی مالیات برائے جولائی تا مارچ										
ارب روپے										
مجموعی	بلوچستان		خیبر پختونخوا		سندھ		پنجاب		مجموعی	
م 12 ء	م 11 ء	م 12 ء	م 11 ء	م 12 ء	م 11 ء	م 12 ء	م 11 ء	م 12 ء	م 11 ء	م 12 ء
932.0	794.6	97.8	92.3	158.9	153.9	263.8	209.5	411.5	338.8	مجموعی آمدنی
762.2	654.5	78.5	74.4	123.3	100.9	205.3	182.8	355.1	296.3	وفاقی آمدنی میں حصہ
57.6	42.8	.8	0.8	2.4	2.0	26.7	18.2	27.8	21.7	نگیں
35.9	43.2	3.3	1.3	2.8	19.9	10.8	5.0	19.0	17.0	غیر نگیں آمدنی
76.2	54.1	15.2	15.7	30.4	31.0	20.9	3.5	9.6	3.9	وفاقی قرضے اور منٹھلیاں
862.1	692.7	81.9	63.7	137.7	109.2	235.8	199.7	406.7	320.2	مجموعی اخراجات
687.1	576.6	65.3	51.3	101.9	86.9	202.0	170.5	317.8	267.8	جاری
174.9	116.1	16.5	12.3	35.8	22.2	33.8	29.2	88.8	52.4	ترقیاتی
69.9	101.8	15.9	28.6	21.2	44.7	27.9	9.9	4.8	18.6	مجموعی توازن
0.34	0.56	0.08	0.16	0.10	0.25	0.14	0.05	0.02	0.10	بطور فیصدی ڈی پی
ماخذ: وزارت خزانہ										

تمام صوبوں میں پنجاب کی فاضل رقم سب سے کم اور سندھ کی سب سے زیادہ ہے۔ دراصل سندھ کی مالیاتی حیثیت یوں بھی بہتر ہوئی کہ اس نے خدمات پر سبلیزنگس خود وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اٹھارہویں ترمیم میں صوبوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنے وسائل خود اکٹھا کریں تاہم دوسرے صوبوں نے حاصل جمع کرنے میں کچھ زیادہ پیش رفت نہیں کی۔

4.5 سرکاری قرضہ

جولائی تا مارچ م 12 ء کے دوران بلند مالیاتی خسارے اور گردش قرضے کے تصفیے کے سبب 1.3 ٹریلین روپے کے تیز رفتار اضافے سے سرکاری قرضے کا بوجھ مارچ 2012 ء کے اختتام پر 12.3 ٹریلین روپے تک جا پہنچا (جدول 4.6)۔ سرکاری قرضے میں اس نمو کا سبب حکومت کے ملکی قرضے کا تیزی سے بڑھنا تھا جس میں جولائی تا مارچ 2012 ء کے دوران 1.2 ٹریلین روپے کا تاریخی اضافہ ہوا۔⁷⁰ بیرونی قرضوں کی آمد سٹر جانے اور آئی ایم ایف کے قرضوں کی تسلیک کے نتیجے میں، توقع کے مطابق بیرونی قرضوں کا حجم آخر جون 2011 ء کے مقابلے میں زیر جائزہ عرصے کے دوران 1.6 ارب ڈالر گر گیا۔

م 12 ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قلیل مدتی قرض گیری، خصوصاً تین ماہی ٹی بلز، سرکاری مالکاری کا اہم ذریعہ تھی (جدول 4.7)۔⁷¹

⁷⁰ رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں بجلی اور اجناس کے شعبے میں گردش قرضے کے 391 ارب روپے کا ایک بارگی تصفیہ بھی اس میں شامل ہے۔

⁷¹ م 12 ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹی بلز سے حاصل ہونے والی مجموعی رقم میں تین ماہی تسکات کا حصہ 38.6 فیصد تھا جبکہ م 12 ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان کا حصہ اوسطاً 7.3 فیصد رہا تھا۔

جدول 4.6: قرضوں کا خاکہ								
ارب روپے								
مطلق تبدیلی								
م 12ء			م 11ء			اختتام پر حجم		
تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	مارچ 12ء	جون 11ء	
416.6	363.4	322.7	70.7	282.7	556.4	13,248.8	12,146.0	مجموعی قرضے اور واجبات
442.9	420.4	324.9	256.6	308.3	577.1	12,712.7	11,524.5	مجموعی قرضہ
478.2	334.9	232.8	182.0	367.5	288.8	7,474.5	6,428.6	ملکی
341.0	641.7	207.6	167.9	335.9	304.7	7,207.2	6,017.0	سرکاری
137.2	-306.8	25.2	14.1	31.6	-15.9	267.3	411.5	سرکاری ادارے
-35.3	85.5	92.2	74.6	-59.2	288.3	5,238.2	5,095.9	بیرونی
-26.3	-56.9	-2.2	-68.9	-25.7	-20.7	536.1	621.5	مجموعی واجبات
-29.3	-60.9	-2.8	-71.7	-22.9	-27.5	306.5	399.5	ملکی
3.0	3.9	0.6	2.8	-2.9	6.8	229.6	222.0	بیرونی
یادداشتی اجزا								
296.7	729.3	268.1	231.8	288.8	587.2	12,289.5	10,995.5	سرکاری قرضہ ¹
296.7	338.3	268.1	231.8	288.8	587.2	11,898.5	10,995.5	ایڈجسٹ کیا گیا سرکاری قرضہ ²
1 سرکاری قرضے میں حکومت کا ملکی اور بیرونی قرضہ، آئی ایم ایف کا قرضہ اور بیرونی واجبات شامل ہیں۔ یہ وزارت خزانہ کی جانب سے بتائے گئے سرکاری قرضے کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہے کیونکہ ان اعداد و شمار میں فنی قرضہ، قلیل مدتی کثیر جہتی قرضہ اور بیرونی واجبات شامل نہیں ہوتے۔								
2 ایڈجسٹ کیے گئے سرکاری قرضے میں گردش قرضے کے تصفیے کے لیے نومبر 2011ء میں ہونے والے ایک بارگی اضافے کا اثر شامل نہیں								
ماخذ: اسٹیٹ بینک								

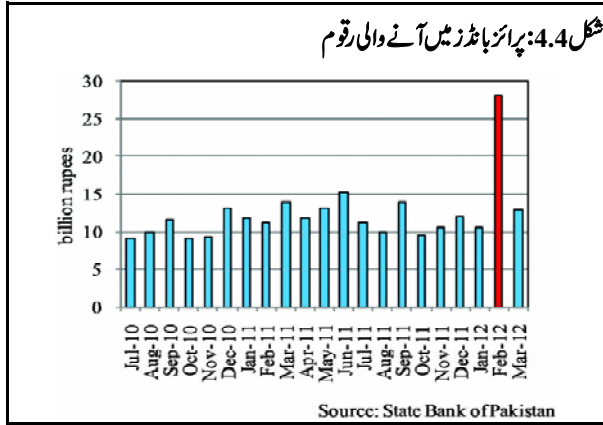
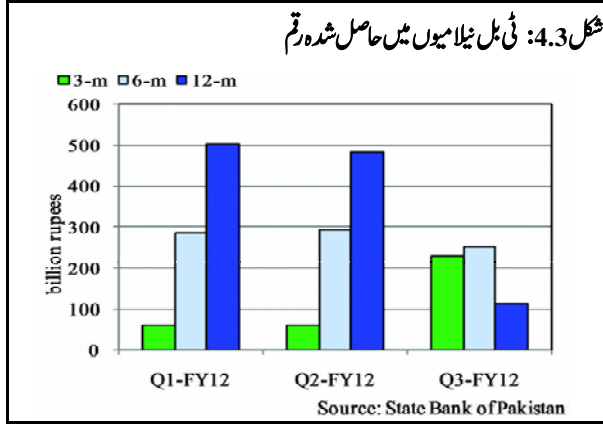
حکومت کا ملکی قرضہ

جدول 4.7: حکومت کا ملکی قرضہ					
ارب روپے					
م 12ء میں تبدیلی			اختتام پر حجم		
تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	مارچ 2012ء	جون 2011ء	
341	641.7	207.6	7207.2	6017	ملکی
90.9	281.9	56.2	1553.6	1124.4	مستقل
259.1	325.9	106.5	3926.9	3235.4	رواں
-9.1	33.9	44.8	1725.4	1655.8	غیر فنڈ
0	0	0	1.4	1.4	بیرونی کرنسی آلات
ماخذ: وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک					

رواں قرضہ

م 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضے میں 75 فیصد اضافہ رواں قرضے (یعنی سرکاری تمسکات کا اجرا) کی بنا پر ہوا، تاہم م 12ء کی دوسری سہ ماہی کی طرح تیسری سہ ماہی میں بھی ٹی بلز میں کمرشل بینکوں کی سرمایہ کاری ہدف سے کم رہی۔ نتیجتاً اسٹیٹ بینک سے سرکاری قرض گیری م 12ء تیسری سہ ماہی میں بھی جاری رہی۔

سرکاری تمسکات میں کمرشل بینکوں کی سرمایہ کاری پر کئی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں: (الف) منڈی میں سیالیت کی صورتحال، (ب) پالیسی ریٹ پر بینکوں کا نقطہ نظر، (ج) ثانوی بازار میں لین دین، اور (د) اثاثوں اور واجبات میں تفاوت کو دور کرنے کی ضرورت، وغیرہ۔ م 12ء کی دوسری سہ



ماہی سے منڈی میں سیالیت کی قلت نے سرکاری تمسکات میں سرمایہ لگانے کی بینکوں کی اہلیت کو محدود کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں، اکتوبر 2011ء سے پالیسی ریٹ میں استحکام اور گرانی کی توقعات میں استقلال کی بنا پر اب بینک پالیسی ریٹ کے برقرار رہنے کی پیش بینی کرنے لگے ہیں (یابہ امر مجبوری یہ بڑھ سکتا ہے)۔ احساسات میں اس تبدیلی نے بینکوں کے رویے پر دو طرح سے اثر ڈالا ہے: اولاً، ثانوی بازار میں تمسکات کا لین دین کرنے میں بینکوں کو زیادہ دلچسپی نہیں ہے، چنانچہ سرکاری تمسکات میں کمرشل بینکوں کی سرمایہ کاری کم ہو گئی ہے۔ ثانیاً، م 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بینکوں نے طویل مدت کے مقابلے میں تین ماہی ٹی بلوں میں زیادہ دلچسپی لی جبکہ رواں مالی سال پہلی دو سہ ماہیوں میں معاملہ برعکس تھا (شکل 4.3)۔

مستقل قرضہ

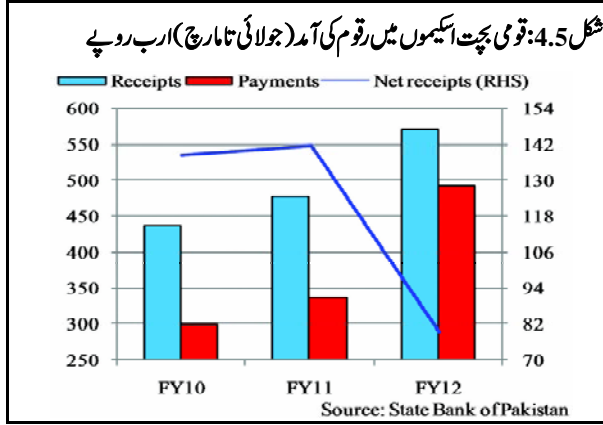
قرض گیری کی بڑھتی ہوئی حکومتی ضروریات کے باعث جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران مستقل

قرضے کے حجم میں 429.1 ارب روپے کا بھاری اضافہ ہوا جس سے ملکی قرضے میں مستقل قرضے کا حصہ آخر جون 2011ء کے 18.7 فیصد سے بڑھ کر آخر مارچ 2012ء میں 21.6 فیصد ہو گیا۔ اس میں 195 ارب روپے کے پانچ سالہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ کا اجرا بھی شامل ہے جو م 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران گردش قرضے کے تصفیے کے لیے کیا گیا تھا۔ حکومت نے پی آئی بی کے علاوہ تین سالہ اجارہ سکو کے اجرا سے جولائی تا مارچ 2012ء کے دوران 108.4 ارب روپے بھی اکٹھا کیے تھے۔

اس کے ساتھ ساتھ، پرائز بانڈ کے حجم میں بھی آخر جون 2011ء کے مقابلے میں زیر جائزہ عرصے کے دوران 41.3 ارب روپے کا معقول اضافہ ہوا، اس میں سے تقریباً 42 فیصد اضافہ فروری 2012ء میں درج کیا گیا۔ اس کا سبب فروری 2012ء میں مرکزی محکمہ قومی بچت کی جانب سے 25 ہزار روپے کے نئے پرائز بانڈ کا اجرا تھا چنانچہ اس ماہ بھاری رقم حکومت کو ملی (شکل 4.4)۔

غیر فنڈ قرضہ

قومی بچت اسکیموں میں بھاری سرمایہ کاری کے باوجود جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران غیر فنڈ قرضے میں خالص وصولیاں گزشتہ سال کے اسی



عرصے کے مقابلے میں کم ہو گئیں (شکل 4.5)۔ اس کا سبب ان اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی لگانے کا سرکاری فیصلہ تھا جو اپریل 2011ء میں کیا گیا اور اس کے بعد ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو بھاری ادائیگیاں کی گئیں۔ اکتوبر 2011ء اور جنوری 2012ء میں قومی بچت اسکیموں کی شرح منافع گرنے کے باوجود نئی وصولیوں میں بھاری کمی نہیں دیکھی گئی۔

ملکی قرضے پر سودی ادائیگیاں

ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں جولائی تا مارچ م س 12ء کے دوران 25.7 فیصد سال بسال کی تیز رفتار شرح سے اضافہ ہوا۔ م س 12ء کی پہلی ششماہی میں بینکوں کی توجہ 12 ماہی ٹی بلز پر رہی جس سے حکومت کو تیسری سہ ماہی میں رواں قرضے پر کم سودی ادائیگیاں کرنی پڑیں اور یوں اسے کچھ سہارا ملا (جدول 4.8)۔ تاہم حال میں بینکوں نے سہ ماہی ٹی بلز پر توجہ دینی شروع کی ہے، دوسرے گردش قرضے کے تصفیے کے لیے جاری کردہ پی آئی بیز پر سودی ادائیگیوں کے باعث قرض چکانے کے بوجھ میں م س 12ء کی آخری سہ ماہی میں خاصی تیز نمو آنے کا امکان ہے۔

جدول 4.8: سودی ادائیگیاں					
ارب روپے					
م س 12ء			جولائی تا مارچ		
تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	م س 12ء	م س 11ء	
52.3	27.1	33.0	112.4	65.4	مستقل قرضہ
81.3	99.7	77.0	258.0	248.3	رواں قرضہ
38.2	58.9	34.8	131.9	124.9	ایم ٹی بیز
1.5	2.1	5.0	8.6	28.5	تین ماہی
19.0	52.9	23.7	95.6	27.6	چھ ماہی
17.7	3.9	6.1	27.7	68.8	بارہ ماہی
43.1	40.8	42.2	126.1	123.4	ایم آر ٹی بیز
92.3	59.0	55.4	206.8	145.3	غیر فنڈ قرضہ
226.0	185.9	165.3	577.1	459.0	مجموعی ملکی قرضہ
ماخذ: اسٹیٹ بینک					